حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

تحریر:- ابو غضنفر آل محمد

کوہ قاف کی ساڑھے چودہ ہزار فٹ بلند پہاڑی چوٹیاں جو سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں شمال مشرق میں **7350** مربع میل اور دس بارہ ۱۰۔۱۲ لاکھ کی آبادی پر مشتمل ایک چھوٹی سے مظلوم مسلم ریاست چیچنیا چار صدیوں سے روسی سامراج کے خلاف آزادی کی جدوجہد کر رہی ہے اور یہ قوم ۶۔۷ صدیوں سے اس خطے میں آباد ہے۔ چیچنیا کے مشرق میں داغستان، مغرب میں انگشتیا، شمال میں روس اور جنوب میں جارجیا واقع ہیں۔

1994ء کے اسلامی انقلاب کے بعد روس اور عالم مغرب شدید پریشان تھے اس خطے میں اسلامی شریعت کی کامیابی ان کے پیٹ میں زہر سے بجھے ہوئے تیر گھونپنے سے کم نہ تھی جس کی وجہ سے انہوں نے ظلم کا بازار گرم کیا، اسلام اور مسلم دشمنی کا کھل کر اظہار کیا۔

چار صدیاں قبل روس مسلمانوں کو خراج دے کر اپنی زندگی کے سانس مستعار لیتا تھا مگر جب مسلمان آپس میں دست و گریبان ہوئے، افتراق و انتشار کی فضاء پیدا کی تو انہی اختلافات سے روس نے فائدہ اٹھاتے ہوئے **1552**ء میں قازان پر قبضہ جما کر ایشیاء میں جارحیت کا آغاز کر دیا۔ **1770**ء کو جب روسی فوج نے کوہ قاف کو عبور کیا تو غیور چیچن مجاہدین تلواروں کو نیاموں سے نکالتے اور تیروں کو زہر آلود کرتے ہوئے روسی فوج سے صف آراء ہوئے جو آج تک اپنی جوانمردی اور بہادری کے جوہر دکھا رہے ہیں۔

> چار صدیوں سے روسی سامراج کے خلاف چیچن جانباز آزادی کی جدوجہد میں مصروف اپنی جوانمردی اور بہادری کے جوہر دکھا رہے ہیں۔

روسی ملکہ کیتھرائن ثانی نے دلکش وادیوں پر قبضہ جمانے اور خوبصورت بازاروں کا نظارہ کرنے کی وجہ سے یہاں فوج کشی کی تو شیخ منصور اشرہ اعلان جہاد کرتے ہوئے مقابلے کے لئے کود پڑے نتیجتاً اٹھارہویں صدی کے آخر پر روسی جرنیلوں کو شکست کے ساتھ لوٹنا پڑا۔ انیسویں صدی کی ابتداء میں ملکہ ثانی کے پرپوتے الیگزینڈر نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ کوہ قاف کے پورے علاقے کو فتح کیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے **1816**ء میں ایک سفاک روسی جرنیل کوہ قاف کے شمالی علاقے کا گورنر مقرر ہوا اس نے نہریں، کھیتیاں برباد کر دیں، زمینی جانوروں کو مارنا شروع کر دیا، اس کے خیال میں تھا کہ اگر پانچ سال تک مسلمانوں کے ساتھ یہی سلوک روا رکھا تو یہ فاقوں سے مر جائیں گے یا پھر روسی اقتدار قبول کر لیں گے۔ انہیں کیا خبر تھی کہ ہمارے مقابلے میں وہ موحد ہیں جنہیں نہریں، کھیتیاں برباد کرنے اور زمینی جانوروں کو مارنے سے کچھ سروکار نہیں بلکہ ان کا رازق تو وہ ہے جو پتھر میں بھی کیڑے کو روزی دیتا اور آدمی کی پیدائش سے قبل ہی اس کے معاش کا بندوبست کر دیتا ہے۔

ظالم اور سفاک روسی جرنیلوں کا مقابلہ کرتے ہوئے امام شاملؒ کے والد شیخ ملا قاسی شہید ہو گئے تو یہ علم جہاد امام شاملؒ خود سنبھال لیتے ہیں اور ایک مرتبہ پھر منظم طریقے سے کارروائیوں کا آغاز ہوا۔ اس معرکے میں امام شاملؒ کے ساتھی ملا محمد روسی نے فوجیوں کو خاک و خون میں تڑپاتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا اور امام شاملؒ زخمی ہو گئے۔ صحت یابی کے بعد آپ نے نوجوانوں کو گوریلا کارروائیوں کی تربیت دی اور یہی تربیت یافتہ نوجوان **1845**ء میں روسی فوجیوں کو ناکوں چنے

چبوانے کا باعث بنے۔

1859ء میں امام شامل کو اہل و عیال سمیت گرفتار کر لیا گیا اور روسی فوج نے اپنے قابضانہ پنجے گاڑ لئے۔ ان بے بس ایام میں غیور چیچن مسلمان، جنہوں نے کبھی غلامی کا طوق گلے میں نہیں پہنا تھا، ہجرت کو ترجیح دی اور لاکھوں مسلمان ترکی ہجرت کر گئے۔ بالآخر 1844ء تک روسی قبضہ رہا۔

دوسری جنگ عظیم میں جرمن کو تیل کی اشد ضرورت تھی۔ اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس نے کوہ قاف کا رخ کیا۔ یہ مسلم علاقے تیل کی دولت سے مالا مال ہیں، اس حرص اور لالچ کی وجہ سے روس انہیں اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اور طرح طرح کے الزام عائد کر کے آگ اور خون کے کھیل کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

اکتوبر 1942ء کو جب جرمن فوج اس علاقے میں داخل ہوئی تو روسی سفاک جرنیلوں کے ستائے ہوئے چیچن جانبازوں نے ان کا ساتھ دیا مگر جرمن فوج کی پسپائی کے بعد چیچن مجاہدین پر سٹالن نے ظلم کی انتہاء کر دی۔ سٹالن نے پوری مسلم آبادی کو جبراً ریل گاڑیوں کے بند ڈبوں میں بند کر کے برف پوش پہاڑوں میں پھینک دیا جہاں لا تعداد باشندے سردی اور فاقوں سے لقمہ اجل بن گئے، بچے کھچے سٹالن کی وفات کے بعد 9 جنوری 1975ء کو خروشچیف کے زمانے میں جب جلاوطنی ختم ہوئی، وطن واپس آئے۔

چیچن مجاہدین نے 6 ستمبر 1991ء کو سوویت یونین کی تحلیل کے بعد علیحدگی کا باقاعدہ اعلان کر دیا اور 27 اکتوبر 1991ء کو وخادو دایوف کو آزاد جمہوریہ کا صدر مقرر کر دیا۔ یہ خبر سنتے ہی روسی حکومت مشتعل ہو گئی اور اس کے خلاف طاقت استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ روسی صدر یلسن نے ہنگامی حالت نافذ کرتے ہوئے 11 دسمبر 1994ء کو

اسلامی ریاست کے سربراہ کا پوپ جان پال سے مداخلت کی اپیل کرنا غیرت مسلم اور امت مسلم کو جھنجوڑ دینے والا واقعہ تھا۔

دارالحکومت گروزنی پر تین اطراف سے حملہ کر دیا۔ 21 جنوری 1995ء کو روسی فوج نے گروزنی پر قبضہ کر لیا اور چیچن صدر پہاڑوں پر منتقل ہو گیا جہاں روسی فوج نے ان کو راکٹ مار کر شہید کر دیا۔

مجاہدین نے 21 جنوری کے قبضے کے بعد بھی ہمت نہ ہاری۔ 200 مجاہدین مختلف راستوں سے دوبارہ گروزنی میں داخل ہوئے اور اس شکست کو فتح میں بدلا۔ بالآخر یورپین یونین کی مداخلت سے سمجھوتہ طے پایا اور فوری جنگ بندی کا اعلان کر دیا گیا۔ اس دو سالہ 1994ء سے 1996ء کی جنگ میں 4 ہزار روسی فوجی ہلاک اور تقریباً ایک لاکھ مجاہدین شہید ہوئے۔

مئی 1996ء میں روس نے چیچنیا کو داخلی خود مختاری دی اور کہا کہ فیڈریشن کے اندر خود مختار کی حیثیت حاصل ہو گی جبکہ دفاع، خارجہ، مواصلات اور ٹرانسپورٹ بدستور روسی کنٹرول میں ہوں گے۔ جبکہ ایک معاہدہ یہ بھی طے پایا کہ آئندہ پانچ سال بعد اس کو آزاد خود مختار ریاست تسلیم کر لیا جائے گا، لیکن روس نے اپنے معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک بار پھر جارحیت شروع کی اور یکم اکتوبر سے چیچنیا میں آگ و خون کا بازار گرم کر دیا۔ جس سے ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور لاکھوں لوگ گھربار چھوڑ کر انگشتیا جا رہیا جا چکے ہیں۔

جب چار صدیوں سے روسی سامراج کے خلاف آزادی کی جدوجہد کرنے والے مجاہدین پر ظلم و ستم کی انتہاء ہو گئی تو امریکی صدر، کلنٹن، برطانوی وزیر خارجہ رابن کک، فرانسیسی صدر شیراک اور جرمن چانسلر گریڈ چند رسمی بول، بول کر روسی کارروائیوں کی مذمت کرتے ہیں۔

مگر افسوس کہ عالم اسلام کی نگاہوں کا مرکز اور ایک نظریاتی ریاست نے اپنے شہر پشاور میں چیچن مظلوموں کی حمایت میں نکلنے والے جلوس پر لاٹھی چارج کروایا اور دیگر اسلامی ممالک پر بھی موت مرگ طاری ہے۔

شائد چیچنیا کے صدر نے مغربی حکمرانوں اور مسلمان غلاموں کے رویے کو دیکھ کر ہی گذشتہ ماہ پوپ جان پال سے توجہ کی اپیل کی۔ افسوس اس اپیل کا بھی مسلم دنیا پر کوئی اثر نہ پڑا حالانکہ ایک اسلامی ریاست کے سربراہ کا پوپ جان پال سے مداخلت کی اپیل کرنا ان کی غیرت کا مسئلہ اور مسلمانوں کو جھنجوڑ دینے والا واقعہ ہے۔ مگر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ؎

حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے